جلد ۱۹ نمبر ۲

مضامین

(۱۵ اگست ۱۹۳۲ء)

غزل

(از حضرت ...)

تہاست تنگ کے ... دل ...
اگر چہ ہم ہیں ... بیچارہ

... ہم ... بیچارہ

... بیچارہ

... بیچارہ

... بیچارہ

... بیچارہ

... بیچارہ

... بیچارہ

... بیچارہ

وہ ہم عاشق شوریدہ سر کا مشغلہ یارو
مرتب کر رہا ہے آج کل دیوان بیچارہ

پھر ننگے کہ خواہی لیڈری کن
من اصل بد عایت پشناسم

خاص خاص نمایندوں اور لیڈروں کو ہم اگر چہ الناور کا لعدوم کی تعریف میں آتے ہیں نمایندگی اور لیڈری ذاتی جو یا استحقاق یعنی اپنے ارادے سے اور اپنی طرف سے جو یا دوسروں کی تحریک پر منحصر ہو ظاہری اور فرضی مقاصد کے علاوہ اس کی اصل غرض کچھ ننگے ضرور ہو گی یا ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں ہندوستان کی بے چینی اور بے اطمینانی کسی نہ کسی قدر ضرور باقی رہتی ہے۔ اور ہندوستانیوں کو ایسا ہم علم کتنا ہی پڑتا ہے۔ فلاں صاحب کی نمایندگی کا اسمبلی میں ہیں اور ران وطن کی طرف کسی کی شادیوں کا انسداد ہوتے دیکھ کر ایک دم گٹھنے اور کمر باکمری میٹنگ بھی حاضر ہیں۔ مگر ... کے ساتھ ان کی بھی نسل بندی کر دی جانے چاہیے تو وہ ایک پریشان حال مسلمان کی قسمت میں ایک نئے ظلم کا اضافہ

اور ہو گیا اس ناگہانی آفت کا نام تحفہ ہو اتھا کہ ایک تحریک پیدا ہو گیا ہو گی کہ آیندہ سے نکاحوں کی جبری رجسٹری ہونی چاہیے۔ اور مولانا شوکت علی نابینگی کے فرض ادا کرنے کی طرف جھٹ رہے ہیں ان سے پیار اندیشہ ہے کہ ہر ہندوستانی مسلمان یا ایک یوروپین لیڈی سے شادی کرنا ملتوی فرض نہ کر دیں جس کا مسلمان کی جسم اٹھی اور وفاداری اور یہ بیوی کی آزادی اور خود مختاری ہو۔ اور تو اور سب کے بوجھ پبلک کے لیڈر ہندو کانگریس کے نمایندہ گاندھی جی کو دیکھیے کہ چلے کہاں سے تھے جا کہاں رہے ہیں اور پہونچے کہاں۔ ہندوستان کو غلامی سے آزاد کرنے کے لیے اٹھے تو عدم تعاون کی تحریک کا اثر شکار کرتے تھے کہ صرف ہم چیخنے کے لیے نوکریاں چھوڑ دو۔ اسکول خالی کر دو۔ خطاب واپس کر دو اور پھر سوراج مل گیا۔ اس کے بعد ایک بار نہیں کئی بار مدت میں تو سیع ہوئی مگر پھر زور زوال سے آگے نہ بڑھ سکا۔ اسو جہ سے کہ ... جیل خانے سے زیر بحث یہ خیال پیدا کیا گیا کہ اس کوٹھری کے دھان اس کوٹھری میں ہے۔ ... کا ٹوٹا جرم ہے ایک اور رست کا رنگ کی وہ پستول سنبھال لو ما ہر چکن سے ... کے میدان جنگ پر کو ہم پہنچا تھا ہندوستان کی شاہنشاہی ہو یا ایک گلیوں میں ان جیلوں کی خطر ناک رہتی ہیں اپنے ستنر سے کو لنگ ... اور چاروں طرف جیل گئیں اب ہندوستان بھر میں ایک شور مچا ہے کوئی کہتا ہے کہ کیا بات ہے ٹھیک ہے انسان انسان سب ایک ہے۔ ایک باپ کی اولاد میں بچھوت اچھوت کی تفریق کے کیا معنی۔ دوسرا کہتا ہے جب کہ اسے پہچان سکتے ہیں سکتے کو تو بھی کہا جا سکتا ہے کہ دھان دھان سب ایک ہے مگر سب دھان باسمتی نہیں ہیں کہاں ملتے ہیں۔ ایک ہی درخت کے پھولوں میں کوئی پھوٹا ہوتا ہے کوئی بڑا ہوتا ہے۔ کوئی کچا ہوتا ہے کوئی پکا۔ کوئی کانا ہو تا ہے کوئی گدرا۔ کسی پر گھری دانت مارتی ہے۔ کسی کو کچا ہی توڑ کر پھینکا کر دیتا ہے۔ کسی کو سانپ سونگھ جاتا ہے تو وہ سب ایک حیثیت کے کس طرح ہو جائیں گے۔ تیسرا کہتا ہے کہ اس بحث کو ہی جانے دیجیے۔ ایک شخص کی رائے ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ اچھا ہو یا برا۔ بدبو آتی ہو یا خوشبو میں سب پھلوں کو ایک ہی جانتا ہوں تو اس کو اختیار ہے وہ ایسا ہی کیجیے لیکن دوسروں کو اپنی ہم خیالی پر مجبور کرنے کا اسے کیا حق ہے۔ چوتھا کہتا ہے کہ سو بات کی ایک بات تو یہ ہے کہ اگر گاندھی جی اچھوتوں کو ترقی کے بانس پر چڑھانا چاہتے ہیں اور جن اعلیٰ خصوصیات سے یہ ادنیٰ طبقہ محروم ہے ان سے اس کو بہرہ ور بنانا منظور ہے تو ہر سفر میں جو تھیلیاں جمع کرتے پھرتے ہیں جن کی رقم اس جولائی کے بیچ میں بنارس کے علاوہ ۷ لاکھ ۹۵ ہزار بتائی گئی ہے اس سے جگہ جگہ اچھوتوں کے لیے مندر کنویں اور مدرسے بنوا دیں۔ اور ان کی ظاہری حالت سنبھالنے کے لیے یہ زر نقد ان میں تقسیم کر دیں

اس کے بعد ایچھوتوں کو اس کی ضرورت ہو یا نہیں
رہے گی کہ وہ دوسروں کے منہ [illegible]
دوسروں اور اپنی حالتوں کا اچھی طرح اندازہ کر
دیکھیں اور [illegible] کر دیکھیں اس کی کیا
ضرورت ہے کہ ایچھوتوں کی ترقی اور کامیابی
اس شکل سے [illegible] میں ہو کہ [illegible]
کیا یہ [illegible] پیٹ سے [illegible] اب ہی [illegible]
ہو رہا ہے اس میں ایچھوتوں کی [illegible]
کی ذات کا کچھ نہیں ہے جس پر [illegible]
پانچواں کتاب ہے آپ سب تو [illegible]
آپ نے وہ قصہ نہیں سنا ہے کہ ایک [illegible]
[illegible]
پوچھا میاں [illegible] کے یہ کیا کر رہے ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
اس نے کہا [illegible]
اس شکل میں کٹ جائے گی [illegible]
[illegible]
[illegible] اختیار کر لیا ہے کہ
زندگی کے [illegible] اسی طرح کٹ جائیں۔
اور بغیر اچھی طرح کھائے پیے زندگی کی قوت
قائم رہنے کے لیے [illegible] پر [illegible] لی
چلی جائے۔ [illegible] اور عقیدے کی [illegible]
دنیا [illegible]
زبان حال سے پکار کر [illegible] اور [illegible] دل
بڑھاتی رہے گی [illegible]
[illegible]
گزر کر [illegible] تصنیف اور تالیف
کم [illegible] ہے۔ چنانچہ [illegible]
نام کی ایک کتاب نظر سے گزری جو [illegible]
سید [illegible] صاحب [illegible]
ہیں کا ایک دلچسپ تبلیغی افسانہ ہے اس کتاب
کی ایک خصوصیت تو یہ ہے کہ شروع سے آخر تک
مصنف یا مؤلف کا نام کہیں نظر نہیں آتا۔
[illegible] کے نام سے چھاپی گئی ہے

اس [illegible] مقصد ہے کہ اس کتاب کے
پڑھنے میں [illegible] تبلیغ [illegible] شامل ہے
اس کی اشاعت کا ثواب [illegible] شرکت ہوگی
[illegible]
[illegible]
اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] وغیرہ
مسلم مبلغین کے وعظ میں مذہب عیسوی پر
اعتراضات سن کر [illegible] لاٹ پادری کی
[illegible] مسلمان ہو جاتی ہے۔ عیسائی [illegible]

اپنے [illegible] مذہب کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں [illegible]
[illegible] جاتی ہے [illegible]
[illegible] اور اس میں
[illegible] ملاحظہ فرمائیے۔

اطلاع نامہ حسب دفعہ [illegible] ۱۹۲۶ء
صوبہ آگرہ

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	نمبر [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

بعدالت جناب مولوی حافظ حسن صاحب [illegible]

[illegible]

سمن

[illegible]

صاحب (اڈیٹر) ایک مقام پر لکھتے ہیں "جب سب
حضرات کلیسا سے باہر نکل رہے تھے۔ یہاں اور
وہ مسیحی خواتین [illegible] حاصل کرنے کے لیے
[illegible] جس طرح جاہلی مسلمان۔ اجمیر
پیران کلیسا [illegible] کرتے ہیں"
[illegible] اخبار الجمعیۃ کے نام کی [illegible] اور
[illegible] کر اس بے سوچ و بے تکی
ملامت پر غور فرمایئے تو بے اختیار یہ کہنا پڑتا ہے
کہ وہ اور [illegible] حکیم کہاں کا سودا کہاں لگاتا ہے۔
زمانے کے موجودہ حالات کی نازکی تو یہ چاہتی
ہے کہ جہاں تک بھی ممکن ہو اور جہاں تک بھی ہو
ہم مسلمانوں کو باہمی اتحاد و رواداری سے
نفیس و نفاق کی [illegible] خلیج پاٹنی چاہیے اور
[illegible] منتشر اجزا کی شیرازہ بندی میں
کوشش کرنا چاہیے۔ ورنہ [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] عنقریب انہیں اپنی [illegible] موجوں کے
تھپیڑوں سے فنا کردیں گی۔ اور اخبار الجمعیۃ
[illegible] کے تیر [illegible] آزادی [illegible] اچھال کر
اپنے کارناموں کی داد ان لفظوں میں حاصل
کرنا چاہتا ہے" این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔
خلاصہ یہ کہ ہندوستان کا جو لیڈر ہوتا ہے۔
جو اڈیٹر اور [illegible] ہندوستانیوں کی
ہمدردی کا بیڑا اٹھا کر میدان میں آتا ہے وہ کسی
نہ کسی طرح ان کی مصیبتوں میں کچھ نہ کچھ اضافہ
ہی کرتا ہے۔

ان حالات پر ہم تو ناظرین اور [illegible] کو
رونے کی عادت نہیں ہے [illegible] ورنہ [illegible]
تو [illegible] ہنسی تو ضرور ہی آئے گی۔

[illegible]

کھلے رستم از [illegible]

[illegible] گذشتہ اور [illegible]
[illegible] مسلسل [illegible]
جلد طلب کرکے [illegible] روانہ کر دینا چاہیے۔

منیجر

قانون معاشرت

[illegible] عورت مرد کی راتوں کے
[illegible] سے پیدا کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] ایک طرح کا [illegible] اور یہ حقیقت
[illegible] لیکن یہ درحقیقت یہی دنیا کی ہر چیز [illegible]
[illegible] کہ [illegible] سے ہی کوئی
[illegible] جو لوگ ایسا [illegible] ہو اس سے
[illegible] تعلق رکھا گیا ہو۔ یہی جان اخلاق [illegible]
[illegible] بنانے کا آئین شرعیہ ہے۔ یہی وجہ ایجاد
اصول [illegible] ہے یہی اخلاق کے سلسلے کی [illegible]
یہی چند دنوں کی مردم شماری بڑھانے کا آلہ ہے۔
یہی نظام کائنات کے وجود کا اصل سبب ہے۔
انبیا اسی کے درست استعمال کی تدبیریں بتلانے
کے لیے مبعوث ہوئے۔ [illegible] اور [illegible] اسی کی
دیکھ بھال پر متعین ہوئے۔ قتل اور [illegible] کی [illegible]
اسی نے پیدا کی۔ کچہریوں میں [illegible] اسی نے
پکڑوائیں۔ خون کی ندیاں اسی نے بہائیں۔
اپنے اور پرائے کا احساس اسی کی بدولت ہوا۔
دولت جتنی ہے اسی پر صرف ہوتی ہے۔
اشرف تیری شان۔ خالق حقیقی کی جگہ حاصل
کرلی اب [illegible] کیا جائے؟ کئی [illegible] اعتقاد
شبانہ روز پوجتے ہیں۔ باقی جو رہ گئے وہ علانیہ
اس کے مطیع و منقاد ہیں۔ شاعروں کی زبان کا
مزہ ہے۔ فلسفیوں کے فلسفے کا مرجع ہے۔ ڈاکٹروں
اور طبیبوں کی روزی کا ٹھیکہ ہے۔ وکیلوں کے
پیٹ بھرنے کا وسیلہ ہے۔ تاجروں، صناعوں،
مزدوروں، منشیوں، اڈیٹروں، مصنفوں پر اسی کی
حکومت ہے۔ جب یہ ایسی [illegible] چیز ہے
[illegible] اسی کی [illegible]
[illegible] اس کے غلط استعمال سے زندگی دوبھر ہوتی
ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس پر رحم کھاتے اور
اس سے مفید منفعت اٹھانے کی تدبیریں سکھلاتے۔
چنانچہ بالفضل عالیجناب [illegible] ڈاکٹر
فضل [illegible] احمد صاحب دہلوی نے ایک

علم فہم جامع و مانع کتاب بنام "قانون معاشرت"
نہایت محنت کا عمدہ مع تصاویر چھپوائی ہے۔ اس
کتاب میں ایک حصہ [illegible] تو ہے مجمل
لیکن جتنا ہے وہ نہایت آسان زبان میں لکھا
گیا ہے کہ معمولی استعداد رکھنے والے بھی اسے
اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ یہ حصہ ان اعضا
کی اندرونی شکل۔ اور اجزائے ترکیب اور
ہر [illegible] کے خدمات و وظائف (فزیالوجی) پر
مشتمل ہے اور جابجا حفظ صحت کے اصول سے
بھی بحث کی ہے تاکہ [illegible] جنسی کے مبادی تشریح
و طب کے جانے بغیر سمجھ میں آسکے۔

اور دوسرا حصہ نہایت مفصل ہے جس پر
خدا جانے کن کن کتابوں سے [illegible]
لکھے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور مصنف کی [illegible] کوشش
پر تعجب ہوتا ہے۔ امراض بھی وہ [illegible] ہیں جن کا
علاج طبیب اور ڈاکٹر [illegible] صرف
علامات پر وقوف حاصل کرنے کے بعد خود کر [illegible] اس
کتاب میں واضح طور پر لکھ دیئے گئے ہیں۔ ہر مریض
خود ہی تجربہ کرکے کوئی دوا جو کیمیاوی ترکیب و عمل
سے تیار ہوتی ہو [illegible] ترجیح و تفصیل [illegible]
ایسے امراض جن میں ڈاکٹر اور حکیم کی [illegible]
درکار ہوتا ہے [illegible] اس میں نہیں لکھے گئے۔

زنانے اور مردانے میں [illegible]
عمل [illegible] تعلق و ربط سے جو [illegible] چیز [illegible]
وجود میں آتی ہے [illegible] لذت کا [illegible]
شادی کی دستوری یا شامت اعمال کا نتیجہ ہے
[illegible]
سامنے میں لکھا گیا اور [illegible] پیدا کرتا [illegible]
تجربہ کئے ہیں۔ اس کتاب میں [illegible] نہیں ہے بلکہ
بلکہ ان [illegible] اصول انگریزی و یونانی قوی اور
[illegible] سے پہلے ہی [illegible]
[illegible] ہے۔ آگے آپ جانیے اور آپ کا کام
جانے یا دائی اور قابلہ۔

اس کتاب میں ایسے نسخے بھی ہیں کہ اگر یہ [illegible] لوگ
[illegible] اصول [illegible]

عورت کے واسطے مستورات [illegible] سے کرو [illegible]
یہی اور [illegible] سب ہی [illegible] رہ جاتا۔
مشکل سے کوئی کتاب اردو میں ایسی ملے گی
جس میں صرف ایک اصلی کام کے [illegible] کرتے
سب میں اور جو کوئی [illegible] یا نام لکھیگا
ہے جیسی مشتقات [illegible] محاسن و قبائح [illegible]
وغیرہ [illegible] کا [illegible] مفصل
لکھے گئے ہوں۔

فہرست مضامین ہے ماشاء اللہ کافی طویل
[illegible] ہے۔ کتاب کی قیمت
چار روپے ہیں اور دفتر معارف طبیہ۔ دہلی
دہلی سے طلب ہو سکتی ہے۔

نور اللغات

(نمبر ۲)

(خاکسار [illegible])

شہر یار حضرت!

ایسے مشکل [illegible] بن خنک بن اخنک
بن الشش بن الشش بن سنگ سفید [illegible]
جن کے اصلی وجود میں قطعی اشتباہ ہے
اور جن کا قول بھی ان کی علمی استعداد کا سرٹیفکیٹ
ہے نہ قابل خطاب ہیں نہ لائق عتاب۔ ہاں اگر
جناب اڈیٹر صاحب "حقیقت" [illegible] فرمائیں گے
تو دیکھا جائے گا۔ انھوں نے اپنے پہلے [illegible]
کے جملے کا جواب خود ہی دے دیا۔ جو آپ [illegible]
لمن الفکر ہے۔ دوسرے صاحب نور اللغات
کی حمایت میں [illegible] فاضل مؤلفین کو خطاوار
بنانے کی فکر کی اور [illegible] کا قول بھی نقل کیا
جو [illegible] خطاکاری کا [illegible] کوئی جواب
نہ تھا اب رہے ثالث بالخیر تو وہ خدا جانے
ہیں کون اور دنیا میں انھیں کون جانتا ہے۔
ایسے [illegible] ہزاروں مارے مارے
پھرتے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ اودھ پنچ میں نہ
کسی رئیس کے مرنے پر [illegible] ہے نہ کسی

میرے کہنے [illegible] خوشی ہوئے [illegible] دلچسپ
[illegible] ہاتھ لگ جاتی ہے۔ شکریہ
اودھ [illegible] سے
[illegible] میں کام [illegible] ورق گردانی
کی کہ دیکھ لے۔ یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی
[illegible] کے [illegible]
کی درخواست کی [illegible]
مضامین کو منتشر کیجیے۔ [illegible] خیال
[illegible] بطور [illegible]
[illegible] بغیر [illegible] اور
عنایت فرماتے ہیں (دو سالانہ خریداری) کی
معمولی رقم ہی کیا۔

دو چار مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ اودھ پنچ میں
کوئی مضمون کسی کی [illegible] کے لائق شائع ہوا کہ
کے وقت خیال بھی نہ تھا کہ مضمون [illegible]
دے [illegible] ہیں مگر
یہ [illegible] اور [illegible] مضمون [illegible]
[illegible] بہرحال [illegible]
کے قابل بات ہے۔ باقی افتراء ہے اور
افتراء پر بنیاد قائم کرنے والے محرر اس
مضمون [illegible] کو [illegible] کا
منتظر رہنا چاہیے۔

یہ آخری جواب ہے۔

مابعد [illegible] واضح ہو کہ بعض [illegible]
[illegible] علامہ [illegible]
[illegible] اس پر [illegible] ہیں کہ [illegible]
کوئی [illegible] ہو سکتا ہے تو ہو سکے [illegible]
کا فرض نہ [illegible] اور فرماتے ہیں حضرت
[illegible] کہ دو کتابیں ہیں ان دونوں کی
خدمت جاری [illegible] چاہیے۔
پس [illegible] امر [illegible] واجب [illegible]
اور وہ ابھی سے شروع کر [illegible] فصل
[illegible] نور اللغات المعروف [illegible]
کی [illegible] خطاہائے کثیر [illegible]
[illegible]

[illegible] ہیں۔
شمسی و قمری حروف کا بیان ابتدا ہی میں [illegible]
چاہیے تھا مگر اس کے واسطے صرف حروف [illegible]
[illegible]
الف کے بیان میں [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] قمری حروف شمسی ہو
جاتے ہیں۔

اب ہم ارشاد فرماتے ہیں کہ التحقیق میں تو
الف نے [illegible] رکھا۔
اگر [illegible] تھا کہ حروف
شمسی کے ساتھ بھی [illegible] ہو جاتے
ہیں جیسے بالتحقیق [illegible] ایسی حالت میں
ہوتا ہے کہ الف اور لام کے قبل کوئی اور حرف ہو
چنانچہ بالتحقیق میں "ب" اور [illegible] الطلب میں
"د" الف لام کے قبل موجود ہے اور اگر ان
دونوں کے قبل [illegible] کوئی حرف نہ ہو تو [illegible] (الف)
ساقط نہیں [illegible]



"اب رکھ دے سر ہو سے پڑے"



جاری شدہ ۱۳۹ھ　　ٹیلیفون نمبر ۱۳۹ لکھنؤ　　تار کا پتہ "حنا" لکھنؤ

حصول ایجنسی حسب قواعد جدید کارخانہ

اصغر علی محمد علی تاجر عطر حنا بلڈنگ لکھنؤ

ہاں اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے نفع بخش کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے

چوک　　قنوج　　حیدرآباد دکن　　دہلی　　منصوری

پر ہر مقام ہوتا ہے جس میں [illegible] سے کوئی کام نہیں [illegible] بالارادہ [illegible] ہے دوسرے میں کوئی ارادہ نہیں ہے۔ فارسی ترکیب میں حسب ذیل مثالیں ہوتے ہیں [illegible] موتی اور [illegible] دونوں میں سے کسی [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] تھا۔ وہ فارسی ترکیبوں کے سلسلہ میں تفصیل ہونی چاہیے [illegible] فارسی الفاظ میں ہو کر اردو میں آ گئے ہیں [illegible] فارسی میں [illegible] کی دو قسمیں [illegible] استقلال [illegible]

وہ ہر ترکیب اس کی جو تفصیل ہے بیان کی یہاں ضرورت نہیں اس لیے کہ وہ مختص ہے فارسی زبان کے ساتھ۔

یہ پانچ [illegible] اہل ہند اسے مفتوح بولتے ہیں اور یہ باعتبار قواعد فارسی غلط ہے۔ [illegible] عربی میں نہیں۔ [illegible] جو کہ دو کلموں کے درمیان آتی ہے۔

ایک مذہب [illegible] قواعد [illegible] اور ہر قاعدے کے تحت جتنے الفاظ مروج [illegible] زیادہ وسیع کر دیے۔ [illegible] سات [illegible] بقول [illegible] کہ "الفاظ [illegible]"

یہ اعتراض [illegible] نیا نہیں ہوتا ہے۔ امید ہے بحث الفاظ کے غلط معنی اور غلط تعبیر [illegible] مؤلف صاحب کے [illegible] مسئلہ [illegible] مؤلف صاحب کے ہم

[illegible] کے لیے بعض الفاظ [illegible] غلط کر کے بیکار سمجھے ہیں لہذا اس سے [illegible] فضول ہے۔ خدا کرے [illegible] اور حکومت [illegible] ہو جائیں [illegible] صاحب [illegible] حاصل ہو جائے۔ [illegible] (باقی آئندہ)

ادارہ التفات

سیلاب تبسم و طوفان تبسم

ملک کے مشہور ادیب حضرت شوکت تھانوی کی [illegible] تبسم اس قیامت کا ہے کہ [illegible] اپنی شہرت کی وجہ [illegible] کسی تعریف کے محتاج نہیں [illegible] ان کے [illegible] افسانوں کے [illegible] اور اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی صاحب ذوق کتاب کے مطالعے [illegible] حاصل کرنا چاہتا ہو [illegible] کہانیاں [illegible] بہترین ذریعہ [illegible] کے اندر [illegible] ہو جائے گا۔

یہ افسانے [illegible] سے بھی خالی نہیں اور حق تو یہ ہے کہ مصنف صاحب اپنے رنگ کے خود ہی [illegible] واحد ہیں [illegible] رنگ کے مقبول [illegible] کثرت اس کے مقلد [illegible] سیلاب تبسم کی قیمت [illegible] اور طوفان تبسم [illegible] نہایت [illegible]

[illegible] نوش روانہ ہے۔ بہرحال آپ کو کتاب مل جائے گی۔

[illegible] دہلوی

کہتے ہیں [illegible] ہزاروں [illegible] ایک [illegible] مولوی [illegible] نہیں ہے

[illegible]

سلام کہہ دیجیے گا۔ انھوں نے یہ پیام سن لیا اور [illegible] پیام پہنچا [illegible] سلام کہا ہے [illegible] سلام تھا [illegible]

بے تعصب اُستاد کی پاک تعلیم

[illegible]

آپ دنیا کے [illegible] علم [illegible] حاصل کر سکتے ہیں!

آپ [illegible]

آپ [illegible]

آپ [illegible] حاصل کرنے کے لیے

ایک [illegible] کتاب

[illegible] طلب کریں

پتہ [illegible]

[illegible] بہت افسوس ہوا۔ مگر [illegible] کرنے گھر پہنچے [illegible] کی خیریت پوچھی [illegible] کر سنایا [illegible] اسی طرح [illegible] جانور کی [illegible] کھڑکی کھولی [illegible] سے ایک [illegible] اب ان کی [illegible] اپنے دوست [illegible] مشہور ہوئی۔ اس وقت [illegible] ہو جانا [illegible] لوگوں نے [illegible] سال کی عمر [illegible]

[illegible] دیواروں اور مکانوں [illegible] حضرت غالب کے [illegible] دیواروں کے [illegible] کر دی۔ بس [illegible]

دیواروں کے [illegible] بڑھ گئے۔ یہ دیواریں [illegible]

[illegible] زیادہ اٹھائیں گے۔

عدالت [illegible] بنارس

[illegible]

بنام [illegible]

اشتہار عام

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہمارے شہر کی [illegible]

اودھ پنچ
رجسٹر نمبر اے ۷۸۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
Hyderabad